السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن وادعیہ مأثورہ، جوقرآن وسنت سے ثابت شدہ ہو۔ ایسی دعاؤں کوپانی پر دم کرنا اور مریض کوپلانا کیسا ہے؟ اس کے بارے میں سلف صالحین کا کیا طریقہ رہا ہے؟ شاہد جمال امام وخطیب جامع مسجد مولانا پوسٹ جگن ناتھ پور ضلع سنگھ بھوم، بھار

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رقیہ اور جھاڑ پھونک قرآنی آیات، ادعیہ ماثورہ اور ایسے کلام سے جس کا معنی ومفہوم معلوم ہو جائز ہے، اس سلسلے میں بہت ساری حدیثیں آئی ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباري 10/195 ''باب الرقی بالقرآن والمعوذات،، میں فرماتے ہیں:

''وقد أجمع العلماء علی جواز الرقی عند اجتماع ثلثة شروط: أن یکون بکلام اللہ تعالی او باسمائہ أو بصفاتہ و باللسان العربي، أو بما یعرف معناہ عن غیرہ، وأن یعتقد أن الرقیہ لا تؤثر بذاتہا بل، بذات اللہ تعالی،،.

قرآنی آیات اور ادعیہ مأثورہ جو کتاب وسنت سے ثابت ہو۔ ایسی دعاؤں کو پانی یا اس کے علاوہ تیل وغیرہ پر دم کرنے کے سلسلے میں ابوداؤد میں ایک حدیث آئی ہے اور نسائی میں بھی مرسلاً موجود ہے ''عن ثابت بن قیس بن شماس عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ! ثم أخذ دخل علی ثابت بن قیس –قال احمد: وہو مریض– اکشف الباس رب الناس! ثم أخذ ترابا من بطحان، فجعلہ في قدح، ثم نفث علیہ بماء وصبہ علیہ،، اے لوگوں کے رب ثابت بن قیس بن شماس کی تکلیف دور کردے۔ پھر آپ ﷺ نے مقام بطحان سے مٹی لی اور اس کو ایک برتن میں لیا، پھر اس پر دم کیا یا تھوتھو کیا پھر اس پانی سے مخلوط شدہ مٹی کو ثابت کے اوپر ڈال دیا،،۔ سنن ابی داؤد مع عون المعبود 10 320 کتاب الطب باب الرقی اس حدیث سے مٹی وغیرہ پر دم کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی نے اپنی سنن نے مسنداً مرسلا دونوں طریقوں سے ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری کتاب الطب باب الرقیة 10 208).

اس طرح حافظ ابن حجر نے فتح الباری۔ الطب 10 209 ''باب الرقیة النبی صلی للہ علیہ وسلم،، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے ''عن عائشة قالت: کان النبی صلی للہ علیہ وسلم یقول فی الرقیة: بسم اللہ تربة أرضنا وریقة بعضنا، یشفی مریضنا أو سقیمنا باذن ربنا، قال النووي: معنی الحدیث أنہ أخذ من ریقة نفسہ علی اصبعیہ السبابة، ثم وضعہا علی التراب، فعلق بہ شئی منہ، ثم مسح بہ الموضع العلیل أو الجریح قائلا الکلام المذکور فی حالة المسح،، نووي بشرح مسلم (کتاب السلام، باب الطب والمرضی والرقی سنن أبی دووٗد مع العون 399/10 اس سے بھی مٹی وغیرہ پر دم کر کے اس کے لیپ کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

امام بغوی ''شرح السنة،، میں لکھتے ہیں: ''وقد روي عن عائشة، أنہا کانت لا تري بأسا أن یعوذ فی الماء، ثم یعالج بہ المرض، وقال مجاہد: لا بأس أن یکتب القرآن ویغسلہ ویسقیہ المریض، ومثلہ عن أبي قلابة، وکرہہ النخعی وابن سیرین، وروي عن ابن عباس أنہ أمر ان یکتب لامراء تعسر علیہا ولادتہا آیتین من القرآن کلمات، ثم یغسل ویسقی، وقال أیوب: رأیت اباقلابة کتابا من القرآن، ثم غسلہ بماء وسقاء رجلا کان بہ وجع، یعنی الجنون،،، (شرح السنة للبغوي 166/12، زاد المعاد 170/4).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ اپنی کتاب حکم السحر والکہانة وما یتعلق بہ میں سائل کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ دعائیں اور طریقہ علاج ذکر کرنے کے بعد: ''وإن قرأہذہ الرقیة والأدعیة فی ماء، ثم شرب منہ المسحور واغتسل بما فیہ، کان من اسباب الشفاء والعافیة باذن اللہ، وإن جعل فی الماء سبع ورقات من السدر الأخضر بعد دقہا، کان ہذہ أیضا من أسباب الشفاء، وقد جرب ہذا کثیرا فنفع اللہ بہ، وقد فعلنا کثیرا من الناس، فنفعہم اللہ بذلک، فہذہ دواء مفید نافع للمسحورین،، السحر والکہانة ص، 30/29، من رسائل الدعوة السلفیة ص، 65 کی طرف رجوع کریں ہذا ما ظہر لی والعلم عند اللہ تعالی –

کتبہ عبدالعزیز عبیداللہ الرحمانی 1420/14/7ھ/1999/10/25ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 55

محدث فتویٰ